باب : 3

المیہٴ عامہ

گھنے جنگل سےنکلتے ہی راستہ کچھ کھلا ہوگیا تھا۔ جوناتھن جب ایک چھوٹی سے جھیل پر پہنچا تو دوپہر کا سورج سر پر چمک رہا تھا ۔ جیسے ہی اس نے خود کو تازہ دم کرنے کے لیے اپنی اوک میں‌پانی اٹھایا کسی نےاسے روکا،”اگر میں تمہاری جگہ ہوتا تویہ پانی کبھی نہ پیتا ۔“

جوناتھن نے اِدھراُدھردیکھا تواسے ایک بوڑھا آدمی کنارے پر جھکا نظر آیا ۔ وہ چھوٹی سی ایک مچھلی کوپٹڑے پر رکھے دھو رہا تھا ۔ اس کے ساتھ ایک ٹوکری ، گراری رکھی تھی ، اور کیچڑ میں تین لکڑیاں گڑی تھیں۔ ہر ایک کی لکیر پانی میں بن رہی تھی ۔ ”یہاں خاصی مچھلی ہے ؟“ جوناتھن نے نرمی سے پوچھا ۔

نظراٹھائے بغیر اس آدمی نے کسی قدر بد دلی سے جواب دیا ، ” نا ہیں۔ یہ ذرا ذراسےجانورہیں‌جو آج سارے دن میں میرے ہاتھ لگے ہیں۔“ وہ مچھلی کے ٹکڑے بنا رہا تھا اورانہیں سلگتی آگ پررکھے ایک گرم برتن میں ڈالتا جا رہا تھا ۔ برتن میں پکتی ہوئی مچھلی کی خوشبو اس کی لذت کا پتہ دے رہی تھی ۔ جوناتھن نے دیکھا کہ وہی زرد دھاریوں والا بے ڈھنگا بلا جس کا اس نے پیچھا کیا تھا پہلے ہی مچھلی کےبچے کھچے ٹکڑوں پر ہاتھ صاف کر رہا ہے۔ اس کے منہ میں پانی آ گیا ۔

جوناتھن چونکہ خود کو ایک پکا مچھیرا سمجھتاتھا ، اس نے پوچھا،” آپ چارے کے لیے کیا استعمال کرتے ہیں؟ “

اس شخص نےسوچتےہوئے جوناتھن کی طرف دیکھا ،” میرے چارے میں کوئی گڑ بڑ نہیں، بیٹے۔ میں نے یہاں اس جھیل کا بہترین شکار پکڑا ہے۔“

جوناتھن نے سوچا یہ ماہی گیر کچھ تنہائی پسند لگتا ہے ۔ سو وہ خاموش رہ کر اس سے کافی کچھ سیکھ سکتا ہے۔ بوڑھے ماہی گیر نےبھی اسے مچھلی اورروٹی میں شریک ہونے کے لیے آگ کے پاس بیٹھنے کا اشارہ کیا ۔ جوناتھن نے بھوکوں کی طرح کھانا اڑایا گرچہ اسے اس آدمی کے ذرا سے کھانے میں حصہ دار بن جانے کا احساس

ستا رہا تھا ۔ جب وہ فارغ ہوئے تو جوناتھن خاموش رہا ، اور یوں اس کے اندازے کے عین مطابق ، بوڑھے آدمی نے بولنا شروع کر دیا ۔

”برسوں پہلے تو یہاں بہت بڑی مچھلی ملتی تھی ۔ “آدمی نے حسرت سے کہا ۔ ”پر سب ختم ہو گئی ہیں۔ اب جو بچی ہیں یہی چھوٹی چھوٹی سی ہیں ۔ “

”مگر یہ چھوٹی چھوٹی بڑی ہو جائیں گی ، نہیں ہونگی؟ “ جوناتھن نے پوچھا ۔ اس نے کنارے کے ساتھ ساتھ اتھلے پانی پراگی گہری سبز گھاس کو گھورا کہ یہاں تو بہت مچھلی چھپی ہو گی ۔

”ناں۔ لوگ سب مچھلی پکڑ لےجاتے ہیں، چھوٹی چھوٹی بھی۔ صرف یہی نہیں، لوگ جھیل کےپاراس کنارے پرگند بلا پھینکتے ہیں۔ وہ دور کنارے کے ساتھ جمی ہوئی تہہ دیکھو؟ “

جوناتھن پریشان نظر آرہا تھا ۔” اور لوگ آپ کی مچھلی کیوں پکڑتے ہیں اور گند بلا آپ کی جھیل میں کیوں ڈالتے ہیں؟ “

”نہیں، بھئی،“ ماہی گیر بولا، ”یہ جھیل میری نہیں ، یہ سب کی ملکیت ہے، جنگلوں،اورندیوں کی طرح۔“

”یہ مچھلیاں بھی سب کی ہیں “جوناتھن نے توقف کیا ،” میرے سمیت؟“ اس چبھن میں کمی ہوگئی جو اسے ایک ایسے کھانے میں شریک ہونے پر ستا رہی تھی جس میں اس کا کوئی حصہ نہ تھا ۔

”نہیں؟ ایسے نہیں،“ آدمی نےجواب دیا۔”جو سب کا ہے وہ اصل میں کسی کا بھی نہیں(۱) لیکن جب کوئی مچھلی میرے کا نٹے میں پھنس گئی تب وہ میری ہے۔ “

”میرے پلےکچھ نہیں پڑا،“جوناتھن کو اپنی ناسمجھی پرغصہ آ رہا تھا۔ وہ خود سے بولتے ہوئے دوہرانے لگا،” مچھلیاں سب کی ہیں، اس کا مطلب یہ ہے کہ اصل میں وہ کسی کی بھی نہیں ، جب کوئی آپ کے کانٹے میں پھنس جائے تب یہ مچھلی آپ کی ہو جائے گی؟ لیکن کیا آپ مچھلیوں کی کوئی دیکھ بھال کرتے ہیں یا ان کی افزائش میں ان کی مدد کر تے ہیں؟“

”بالکل نہیں؟“ آدمی نےحقارت آمیزاندازمیں کہا ۔” میں مچھلیوں کی دیکھ بھال کیوں کروں جبکہ یہاں جب دل کرے کوئی اورآ جائے گا اورانھیں پکڑلےجائےگا؟ اگر کوئی اورساری مچھلیاں پکڑلیتا یا کوڑے کرکٹ سے جھیل کو آلودہ کرتاہے تو میری کوشش تو بیکار گئی!“

مغموم نظروں‌سےپانی کی طرف دیکھتےہوئےبوڑھا ماہی گیر مایوسی سےگویا ہوا،”کاش یہ جھیل میری ملکیت ہوتی۔ تب میں کوشش

کرتا کہ مچھلیاں خوب پلیں بڑھیں۔ میں جھیل کی دیکھ بھال کرتا جیسے ادھر دوسری وادی میں رہنے والا مویشی پال اپنے باڑے کی حفاظت کرتا ہے۔ میں زبردست موٹی تازی مچھلیاں پالتا،اورتم شرط لگا سکتے ہو کوئی مچھلی چور یا گند بلا پھینکنے والا یہاں نظر بھی آ جاتا ۔ میں دیکھتا کہ... "

"اب اس جھیل کی دیکھ بھال کو ن کرتا ہے؟" جوناتھن بیچ میں بول پڑا ۔

"ماہی گیرکے عمرزدہ چہرے پراورسختی آ گئی۔ جھیل کا انتظام کونسل آف لارڈز کے پاس ہے۔ ہر چارسال بعد کونسل کے لیے لارڈز کا انتخاب ہوتا ہے۔ پھر کونسل ایک مینیجرمقرر کرتی ہے اور مجھ پر ٹیکس لگا کر اسے تنخواہ دیتی ہے۔ مینیجر کا کا م یہ ہے کہ بہت زیادہ مچھلی پکڑے جانے اور گند بلا پھینکے جانے کی نگرانی کرے ۔ مزے کی بات یہ ہے کہ لارڈز کے دوست جیسے مرضی ہو مچھلی بھی لے جاتے ہیں اور گند بلا بھی پھینکتے ہیں ۔"

دونوں چپ بیٹھے چاندی جیسی جھیل پر ہوا سے بننے والے دائروں کو دیکھتے رہے۔ جوناتھن کی نظر پڑی تو زرد بلا سیدھا کھڑا اس کی پلیٹ میں پڑے مچھلی کے سر کو سونگھ اور گھور رہا تھا۔ اس نے سرے کو اچھالا اوربلے نے اسے بڑی صفائی سے اپنے پنجے میں پکڑ لیا۔ یہ بلا سخت جان لگتا تھا۔ کسی پرانی لڑائی میں اس کا ایک کان کٹ گیا تھا ۔

بوڑھے ماہی گیر کی کہانی کے جوڑ ملاتے بناتے،جوناتھن نے پوچھا،"کیا جھیل کا انتظام صحیح چل رہا ہے؟ "

"خود ہی دیکھ لو،" بوڑھا ماہی گیربڑبڑایا ۔"تم نے یہ لاغر سی مچھلیاں دیکھیں جو میں نے پکڑی تھیں۔ یوں لگتا ہے جوں جوں مینیجر کی تنخواہ بڑھتی جا رہی ہے مچھلیاں چھوٹی ہوتی جا رہی ہیں۔"